چکے تھے۔ لیکن پھر ناصر کے سازشی ذہن اور عالمی طاقتوں کے مفادات کی خاطر ایک جلسے میں ناصر پر قاتلانہ حملے کا ڈراما رچایا گیا اور اس کا الزام اخوان پر رکھ کر پورے ملک میں جیلیں اخوان سے بھر دی گئیں اور دار و گیر کا ایک سلسلہ شروع ہوا جو دراز ہی ہوتا گیا۔

اس دور میں اخوان پر اور ان کے قائدین پر کیا گزری، اس کی ایک جھلک ان مجاہد خواتین کے تذکرے میں ملتی ہے۔ یہ ان خواتین کی زندگی کی مختصر کہانیاں ہیں جو دراصل مصری حکومت کے اخوان اور مصری عوام کے ساتھ سلوک کا آنکھوں دیکھا بلکہ برتا ہوا مستند بیان ہے۔ عموماً یہ خواتین ان قائدین کی شریکِ حیات یا بہنیں، بیٹیاں ہیں جس میں یہ تفصیل آتی ہے کہ ان کے مرد جیلوں میں بند تھے لیکن مصر کی حکومت کے ان کے اور ان کے جاننے والوں کے ساتھ کتنے سخت جابرانہ رویے تھے۔ یہ اپنے بیٹوں، عزیزوں کی رہائی کے لیے ایک سے دوسری جیل پھرتی رہیں۔ شوہر کا جسدِ خاکی اس شرط پر باپ کو دیا گیا کہ تدفین میں کوئی عزیز شریک نہیں ہوگا۔ ایک گاؤں کرداسہ کے شہدا کی لاشوں کو کئی روز تک دفن نہیں ہونے دیا گیا۔ یہ بھی ہوا کہ مساجد بند کر دی گئیں اور نماز پر پابندی عائد کر دی گئی۔ ۱۹۴۸ء میں پہلی پابندی کے وقت جو اخوان گرفتار ہوئے اور عدم ثبوت پر رہا کر دیے گئے تھے، ۱۹۶۰ء میں ان سب کو دوبارہ گرفتار کیا گیا اور پھر ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

ڈاکٹر رخسانہ جبیں نے چند جملوں میں پوری کتاب کی مکمل تصویر بیان کر دی ہے: ''یہ انتہا درجے کی جدوجہد کی مثالیں ہیں کہ حالات خواہ کچھ بھی ہوں، غلبۂ دین کی جدوجہد کیسے جاری رکھنا ہے۔ شوہر شہادت پا جائیں، جیل میں قید و بند کی اذیتیں سہ رہے ہوں، کمسن بچے گرفتار ہو رہے ہوں، نو بیاہتا دولہا کو پولیس گھسیٹ کر لے جا رہی ہو، گھروں کو اُلٹ پلٹ کیا جا رہا ہو، جوان بیٹوں کو لہولہان کیا جا رہا ہو، ہر حال میں صبر و استقامت کا دامن تھامے رکھنا ہے، بلکہ آلِ یاسر کی طرح اقامتِ دین کی تحریک کو اپنے خون سے سینچنا ہے''۔ لاریب ان خواتین نے یہ فریضہ پوری کامیابی سے انجام دیا۔ (وقار احمد زبیری)

ایفاے عہد، جنرل (ر) حمید گل، مرتب: مبین غزنوی۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز، الحمد مارکیٹ، ۴۰-اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۲۳۲۳۳۶-۴۲۔ صفحات: ۱۹۲۔ قیمت: ۴۰۰ روپے۔

پاکستان کے موجودہ مسائل اور مصائب کے مختلف پہلوؤں پر زیرِنظر مضامین کا مطالعہ

کرتے ہوئے ہر دردمند مسلمان اور پاکستانی محسوس کرتا ہے کہ ع

میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

اس میں اُمتِ مسلمہ پر نائن الیون کے ڈرامے کے دُور رس اثرات، جنرل مشرف کا پاکستان کی گردن میں امریکی غلامی کا طوق ڈال دینا، افغانستان پر امریکی حملہ، ہماری کشمیر پالیسی، پاکستان پر بھارت کا دباؤ اور اس کا قافیہ تنگ کرنے کی بھارتی پالیسی پر امریکا کی ہلاشیری جیسے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔

گذشتہ ۱۰، ۱۵ برسوں کے دوران میں جنرل حمید گل صاحب نے بہت کچھ لکھا۔ ان کے ایک مداح مبین غزنوی نے اخبارات میں شائع شدہ ان کے ۳۸ منتخب مضامین پر مشتمل یہ مجموعہ مرتب کیا ہے۔ یہ مضامین، لکھنے والے کی حب الوطنی، پاکستان کی سربلندی، امریکی غلامی سے نجات، نہ صرف افغانستان بلکہ پورے عالمِ اسلام کی امریکا سے رہائی اور بہ حیثیت مجموعی اسلامی نشاتِ ثانیہ کے لیے اس کی آرزو اور تمناؤں کے ترجمان ہیں۔

جنرل صاحب کشمیر کو بجا طور پر پاکستان کی ایسی شہ رگ سمجھتے ہیں جس کے بغیر پاکستان کی بقا مشکوک ہے۔ چنانچہ زیرنظر کتاب کا سب سے بڑا موضوع مسئلۂ کشمیر ہے (۱۰ مضامین)۔ ان کے خیال میں 'خودمختار کشمیر' ایک ہلاکت آفریں سراب ہے۔ جنرل صاحب نے پاکستان کی کشمیر پالیسی کو درست سمت دینے کے لیے ۱۱ تجاویز پیش کی ہیں۔ مسئلۂ افغانستان ان تحریروں کا دوسرا بڑا موضوع ہے۔ افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت ان کے خیال میں امریکا کا چھوڑا ہوا 'شیطانی اور بے بنیاد شوشہ' ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ امریکا کی رخصتی، افغان دھڑوں کا باہمی اتحاد اور نفاذِ شریعت ہی سے افغانستان میں قیامِ امن ممکن ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکا (درپردہ صہیونی) نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالمِ اسلام کو خوابِ غفلت سے بیداری اور نشاتِ ثانیہ کی راہ سے ہٹانے کے لیے کوشاں ہے۔ مگر ہمارے حکمرانوں کا معاملہ وہی ہے کہ بیمار ہوئے جس کے سبب، اُسی عطار کے 'صاحب زادے' سے دوا لیتے ہیں۔ یہ مضامین جنرل حمید گل کے پیشہ ورانہ تجربے، تاریخ کے مطالعے اور حکمت و دانش کے امتزاج کے عکاس ہیں۔ انھوں نے یہ مضامین بہ تقاضاے ایمان، ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے